امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت زوطی التیمی

۸۰-۱۵۰ھ بغداد

طبقہ:۶، ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے چھوٹے تابعین کا زمانہ پایا۔

۱- حلیہ

ابو یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں

ابوحنیفہ رحمہ اللہ میانہ قد کے تھے اور لوگوں میں صورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور بولنے میں سب سے زیادہ بلیغ، آواز میں سب سے زیادہ مٹھاس والے اور جو کچھ ان کے اندر ہوتا اسے سب سے زیادہ واضح طور سے بیان کرنے والے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء:۶/۳۹۹)

ذہانت

شریک رحمہ اللہ کہتے ہیں

ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت زیادہ خاموش رہتے اور بہت زیادہ سوچتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء:۶/۴۰۰)

عبادت گذاری

ابو عاصم النبیل رحمہ اللہ کہتے ہیں

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام بہت زیادہ نماز کی وجہ سے ''وتد'' (کیل، ثابت رہنے والا) رکھا جاتا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء:۶/۴۰۰)

تقویٰ

قیس بن ربیع کہتے ہیں

ابوحنیفہ رحمہ اللہ پرہیزگار، متقی اور اپنے دوسرے بھائیوں پر بہت زیادہ فضیلت رکھتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء:۶/۴۰۰)

ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے قاضی کے منصب کو رد کر دیا

بشر بن الولید کہتے ہیں: منصور نے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بلایا اور انہیں قضاء کا منصب سنبھالنے کے لئے ابھارا اور قسم کھائی کہ وہ اس عہدہ کو ضرور سنبھالیں گے۔ تو انہوں نے انکار کیا اور قسم کھایا کہ میں اس عہدہ کی ذمہ داری نہیں سنبھالوں گا۔ تو ربیع نامی دربان نے کہا: تم دیکھ رہے ہو کہ امیر المومنین قسم کھا رہے ہیں پھر تم بھی قسم کھا رہے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: امیر المومنین اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے پر مجھ سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے انھیں قید میں ڈالنے کا حکم دے دیا گیا اور ان کا اسی قید خانہ میں بغداد کے مقام پر انتقال ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء:۶/۴۰۱)

۲-امام مالک رحمہ اللہ

مالک بن انس بن مالک ابوعبداللہ المدنی الفقیہ (امام دارالھجرۃ) (۹۳-۱۷۹ھ)

طبقہ:۷، کبار تبع تابعین میں سے ہیں

ابن حجر کے نزدیک ان کا مقام ومرتبہ

دارالھجرۃ کے امام ہیں، پرہیزگاروں کے سردار اور ثابت قدم رہنے والوں میں سب سے بڑے ہیں

۱-حلیہ

امام ذھبی کہتے ہیں

کئی ایک لوگوں نے بیان کیا ہے: کہ وہ لمبے جسم والے، بڑے سر کے، سرخ وزرد رنگ کے مالک تھے، سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، داڑھی بڑی تھی، سر کے اگلے بال گر گئے تھے، اپنی مونچھ نہیں کترتے تھے بلکہ اسے مثلہ شمار کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء:۸/۶۹)

ابوعاصم کہتے ہیں

میں نے کسی بیان کرنے والے کو نہیں دیکھا کہ چہرے میں امام مالک سے زیادہ خوبصورت ہو۔ (سیر اعلام النبلاء:۸/۷۰)

علم

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مالک اور ابن عیینہ دونوں ساتھی ہیں، اگر مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔ (سیر اعلام النبلاء:۸/۷۴)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

امام مالک میرے استاد ہیں اور ان ہی سے میں نے علم لیا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء۸/۷۵)

امام بخاری فرماتے ہیں

سب سے صحیح سند: مالک روایت کرے نافع سے اور نافع ابن عمر سے۔ (سیر اعلام النبلاء۸/۱۱۴)

اللہ کی کتاب کو لازم پکڑنے والے تھے

ابن وھب فرماتے ہیں

امام مالک کی بہن سے کہا گیا: امام مالک اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: قرآن کی تلاوت کرتے رہتے۔ (سیر اعلام النبلاء۸/۱۱۱)

تواضع

امام ذھبی فرماتے ہیں

سندل نے امام مالک سے کسی مسئلہ سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اس کا جواب دیا۔ تو اس نے کہا: تم ایسے لوگوں میں سے ہو جو کبھی کبھار غلطی کرتے ہیں اور کبھی کبھار درستگی کو نہیں پہنچتے ہو۔ تو امام مالک نے کہا: تم نے سچ کہا، لوگوں کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء۸/۶۷)

آزمائش

فضل بن زیاد کہتے ہیں

میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: امام مالک کو کس نے مارا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: بعض امیروں نے زبردستی کی طلاق کے مسئلہ میں انہیں مارا، امام مالک اسے جائز نہیں قرار دیتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ۹۵/۸)

امام شافعی رحمہ اللہ

نام: محمد بن ادریس ابوعبداللہ الشافعی المکی (مصر میں انہوں نے پناہ لی، اپنے زمانہ کے امام اور یکتا زمانہ تھے۔) (۱۵۰-۲۰۴ھ مصر)

طبقہ: ۹، چھوٹے تبع تابعین میں سے تھے۔

ابن حجر کے نزدیک: دوسری صدی ہجری میں دین کے معاملات کو مجدد ہیں۔

امام ذھبی کے نزدیک: امام، عالمِ زمانہ، حدیث کی مدد کرنے والے، فقیہ الملت ہیں۔

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں

امام شافعی رحمہ اللہ کی پیدائش اس دن ہوئی جس روز امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۲/۱۰)

علمی قوت وطاقت

ابن عبدالحکم کہتے ہیں

میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کسی سے مناظرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا مگر مجھے اس پر رحم آیا، اور اگر تم امام شافعی کو تم سے مناظرہ کرتے ہوئے دیکھتے تو مجھے خیال ہوتا کہ وہ درندہ ہے جو تمہیں کھا رہا ہے۔ اور وہی ہیں جنھوں نے لوگوں کو دلیل سکھایا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۴۹/۱۰)

سنت کو لازم پکڑنے والے تھے

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

میں نے محمد کی کتابوں پر ساٹھ دینار خرچ کیا پھر میں نے اس میں غور وفکر کیا پھر میں نے ہر مسئلہ کے بالمقابل حدیث رکھا (یعنی انہوں نے ان کے مسائل کو رد کر دیا)۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۵/۱۰)

انصاف اور جھگڑے کے وقت محبت کی بنیاد

یونس الصدفی کہتے ہیں

میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ عقلمند کسی کو نہیں دیکھا، میں نے ان سے ایک دن کسی مسئلہ میں مناظرہ کیا پھر ہم جدا ہو گئے پھر وہ مجھ سے ملے تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا پھر کہا: اے ابوموسیٰ! کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم بھائی بن جائیں گر چہ ہم کسی ایک مسئلہ میں متفق نہ ہوں۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۶/۱۰)

امام احمد رحمہ اللہ

نام: احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی ابوعبداللہ المروزی ثم البغدادی

پیدائش: ۱۶۴ھ بغداد وفات: ۲۴۱ھ بغداد

طبقہ: ۱۰، کبار الآخذین عن تبع التابعین (تبع تابعین سے حدیث لینے والے بڑوں میں سے ہیں)

ابن حجر کے نزدیک رتبہ: امام، ثقہ، حافظ، فقیہ، حجت ہیں۔

حلیہ

محمد بن عباس النحوی کہتے ہیں

میں نے احمد بن حنبل کو خوبصورت چہرے والا اور میانہ قد دیکھا، وہ مہندی سے رنگتے تھے لیکن زینت کے لئے نہیں ہوتا۔ ان کی داڑھی میں کچھ کالے بال تھے، میں نے ان کا کپڑا دیکھا جو موٹا اور سفید تھا، ان کے سر پر عمامہ ہوتا اور بدن پر ازار پہنتے۔ (سیر الاعلام النبلاء ۱۱/۸۴)

علم

ابن راھویہ کہتے ہیں

ہم احمد اور ابن معین کے ساتھ بیٹھتے اور مذاکرہ کرتے۔ تو میں کہتا: اس میں فقہ کیا ہے؟ اس میں تفسیر کیا ہے؟ تو امام احمد کے علاوہ تمام لوگ چپ رہتے۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۸۸)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

میں بغداد سے نکلا اور میں نے احمد بن حنبل کے علاوہ ایک بھی آدمی نہیں چھوڑا جو زیادہ افضل ہو نہ ہی زیادہ علم والا، اور نہ ہی زیادہ فقیہ اور پرہیزگار۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۹۵)

زھد و پرہیزگاری

ابو اسحاق الجوزجانی کہتے ہیں

احمد بن حنبل عبدالرزاق کو نماز پڑھا رہے تھے تو انہوں نے غلطی کر دی، تو ان سے عبدالرزاق نے پوچھا، تو انہیں خبر دی گئی کہ انہوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۹۳)

تواضع و خاکساری

محمد بن موسیٰ کہتے ہیں

میں نے ابو عبداللہ کو دیکھا کہ ان سے ایک خراسانی کہہ رہا تھا ''تمام تعریف اللہ کے لئے ہے کہ میں نے آپ کو دیکھ لیا''۔ تو انہوں نے کہا: بیٹھو! مجھ میں کون سی چیز ہے؟ اور میں کون ہوں؟ (سیر اعلام النبلاء ۱۱/۲۵۵)

آزمائش

امام احمد نے (قید خانہ میں) کہا

مجھے قید ہونے پر کوئی پرواہ نہیں وہ اور میرا گھر ایک ہی ہے، اور نہ ہی مجھے تلوار سے قتل ہونے کا ڈر ہے، میں کوڑے کے فتنہ (امام احمد رحمہ اللہ کو جس طرح کوڑے سے مارا جاتا اسکے بارے میں یہ بہت ہی مشہور ہے کہ اگر اس طرح کا کوڑا کسی ہاتھی کو مارا جاتا تو وہ چنگھاڑتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا) سے ڈرتا ہوں۔ تو ان کی یہ بات بعض قیدیوں نے سنا۔ تو ان لوگوں نے کہا: اے ابو عبداللہ! اپنے فتویٰ پر قائم رہیئے، دو ہی کوڑوں کے بعد آپ کو نہیں احساس ہوگا کہ باقی کوڑے کہاں پڑیں گے۔ پھر اس کے بعد گویا کہ ان سے وہ ڈر بھی نکل گیا۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۲۴۰)

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے اقوال

دین کے اندر رائے سے کہنا

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

تم اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے سے کہنے سے بچو، تم پر سنت کی اتباع واجب ہے جو اس سے نکل گیا تو وہ گمراہ ہو گیا۔ (المستخرج علی المستدرک للعراقی)

اللہ کے اسماء وصفات کے تعلق سے کتاب وسنت میں جو کچھ بھی آیا ہے اسے تسلیم کیا جائے

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں

اللہ کے لئے ہی اسماء وصفات ہیں جنھیں اس کی کتاب لے کر آئی ہے اور اس کی خبر اس کے نبی نے اپنی امت کو دیا ہے کوئی طاقت نہیں رکھتا ہے کہ حجت کے اس پر قائم ہو جانے کے بعد اسے رد کرے، اس لئے کہ قرآن اسے لے کر اتری ہے اور اس کے متعلق اقوال اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہیں۔ پس اگر کوئی حجت کے اس پر ثابت ہو جانے کے بعد مخالفت کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۷۹/۱۰)

اللہ کی صفات میں غور وفکر کرنا

جعفر بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا اور کہا: ہم امام مالک کے پاس تھے تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے ابو عبداللہ! رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔ (طٰہٰ ۲۰:۵) وہ کیسے مستوی ہوا؟ تو امام مالک کو ان کے مسئلہ کو سننے کے بعد کوئی چیز نہیں ملی؟ تو انہوں نے زمین کی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ میں موجود ایک لکڑی سے کریدنے لگے یہاں تک کہ ان کے اوپر پسینہ آ گیا۔ پھر انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا اور لکڑی پھینک دیا اور کہا: اس کی کیفیت عقل میں آنے والی نہیں اور اس کا مستوی ہونا مجہول بھی نہیں اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے اور میں تمہیں ایک بدعتی خیال کرتا ہوں۔ اور اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے نکال دیا گیا۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۰۰/۸)

کتاب وسنت کا علم

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ہر کتاب وسنت کے بارے میں بات کرنے والا تو وہ سنجیدگی ہے اور جو اس کے علاوہ ہو تو وہ مذاق ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۲۰/۱۰)

نص کے مقابلہ میں قیاس نہیں

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

قرآن اور سنت ہی اصل ہیں پس اگر وہ نہ ہو تو ان دونوں پر قیاس کیا جائے گا اور جب حدیث صحیح ہو تو وہ سنت ہے، اجماع اکیلے حدیث بیان کرنے والے سے بڑی چیز ہے اور حدیث کو اس کے ظاہر پر محمول کیا جائے گا اور جب حدیث کو معانی پر لایا جائے گا تو اس معنی پر لایا جائے جو ظاہر کے زیادہ مشابہ ہو اور منقطع حدیث کوئی چیز نہیں سوائے ابن المسیب کی منقطع حدیث کے۔ (سیر اعلام النبلاء ۲۱/۱۰)

اللہ کہاں ہے؟

امام مالک کہتے ہیں

اللہ آسمان میں ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے جس سے کوئی چیز خالی نہیں۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۰۱/۸)

کیا تابعی کا قول حجت ہے؟

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علم، نبی کریم ﷺ سے لیا جائے گا پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا جائے گا اگر وہاں نہ ہو تو تابعین کا قول اختیار کیا جائے گا۔ (فتح الباری)

علم الکلام کی مذمت

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ایک آدمی کو شرک کے علاوہ ہر اس چیز سے آزمایا جائے جس سے اللہ نے روکا ہے بہتر ہے کلام میں غور و فکر کرنے سے، اللہ کی قسم مجھے اہل کلام سے ایسی ایسی خبریں ملی ہیں جس کا میں نے کبھی بھی گمان نہیں کیا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج۹ ص۱۱۱)

کتاب وسنت سے پیروی ترک کرنے پر سخت بیان

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں

اہل کلام کے لئے میرا فیصلہ یہ ہے کہ انھیں کوڑے سے مارا جائے اور انھیں اونٹ پر سوار کر کے قبیلوں میں گھمایا جائے اور آواز لگائی جائے: یہ اس کا بدلہ ہے جو کتاب وسنت کو ترک کرے اور علم کلام کو لے۔ (سیر اعلام النبلاء ۲۹/۱۰)

تصوف

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اگر ایک عقلمند آدمی تصوف اختیار کر لے تو ظہر کا وقت نہیں آئے گا یہاں تک کہ وہ بیوقوف بن جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج۹ ص۱۴۲)

حدیث والوں کو لازم پکڑو

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

تم حدیث والوں کو لازم پکڑو کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ درستگی پر ہیں۔ (البدایہ والنھایہ ج۱۰ ص۲۵۴، سیر ج۱۰ ص۷۰)

جو علم بلا دلیل مانگے

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اس شخص کی مثال جو علم بلا دلیل طلب کرے، رات میں لکڑی جمع کرنے والے کی طرح ہے جو نہ جانتے ہوئے لکڑی کا گٹھر اٹھاتا ہے اور اس میں سانپ ہو جو اسے ڈس لے۔ (اسے بیہقی نے ''المدخل'' ۲۱۰/۲۱۱، میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، الرد المفحم للالبانی)

حدیث طلب کرنا

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

لوگ برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک ان میں ایسے لوگ رہیں گے جو حدیث طلب کریں گے، جب وہ لوگ علم بغیر حدیث کے طلب کریں گے تو وہ برباد ہو جائیں گے۔ (المستخرج علی المستدرک للحافظ زین الدین العراقی)

حدیث پڑھنے کی فضیلت

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدیث پڑھنا نفلی نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۵۱۸/۱۸)

صحیح حدیث کو لیا جائے اور اس کی تعظیم کی جائے اور اسی کے مطابق بات کی جائے

ابن عابدین کہتے ہیں

امام (ابو حنیفہ) سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا ''جب صحیح حدیث آئے تو وہی میرا مذہب (طریقہ) ہے۔ (حاشیہ رد المختار)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیث آئے تو وہی میرا مذھب ہے اور جب صحیح حدیث آئے تو میرا قول دیوار پر ماردو۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۵)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم صحیح حدیثوں کے بارے میں ہم سے زیادہ جاننے والے ہوتو جب کوئی صحیح حدیث آئے تو مجھے اس کے بارے میں بتلاؤ یہاں تک کہ میں اسے کوفی، بصری یا شامی تک لے جاؤں۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۳)

ربیع کہتے ہیں

میں نے انھیں (امام شافعی رحمہ اللہ) کہتے ہوئے سنا (جب کہ ان سے ایک آدمی نے کہا) اے ابوعبداللہ! کیا تم اس حدیث کو لیتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب میں تم سے اللہ کے رسول ﷺ سے کوئی صحیح حدیث بیان کروں اور میں اسے خود نہ لوں، تو میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میری عقل چلی گئی ہے۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۴)

حمیدی کہتے ہیں

ایک روز امام شافعی نے ایک حدیث بیان کیا۔ تو میں نے کہا: کیا تم اسے لیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم نے مجھے کسی کنیسہ سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے یا مجھ پر زنار (جنیو، وہ تاگا جسے ہندو اپنے گلے اور بغل کے درمیان ڈالتے ہیں اور عیسائی یا یہودی اپنی کمر پر باندھتے ہیں) ہے۔ کہ میں ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنو اور خود اس کے مطابق نہ کہوں؟ (سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۴)

قَالَ الشَّافِعِيُّ : أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى
أَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَدْعَهَا لِقَوْلِ أَحَدٍ

'' تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق و اجماع ہے کہ جسے رسول اللہ ﷺ کی کوئی سنت مل جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ سنت کو چھوڑ کر کسی اور کے قول پر عمل کرے ''
(مدارج السالکین، ابن القیم: ج ۲ ص ۳۳۵، الفلاني في الايقاض الهمم ص ۶۸)

اللہ کے رسول ﷺ کی حدیثوں کو رد کرنا

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں

جو اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث کو رد کردے تو وہ ہلاکت کے دہانے پر ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۱/۲۹۷)

حدیثوں کی صحت کی تحقیق کی اہمیت

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں

جان لو کہ انسان جو کچھ سنتا ہے اسے بیان کرتا پھرے تو یہ سب سے بڑا افساد ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۸/۶۶)

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا

چار لوگوں سے علم نہ لیا جائے

بیوقوف سے جو بیوقوفی کا اعلان کرتا ہو گرچہ سے سب سے زیادہ روایتیں بیان کرنے والا ہو۔ اور بدعتی جو اپنی خواہش کی طرف دعوت دیتا ہو اور وہ جو لوگوں سے بات کرتے وقت جھوٹ بولے اگرچہ میں اسے حدیث میں متہم نہ کروں اور نیک سب سے زیادہ عبادت کرنے والا جب کہ وہ جو بیان کرتا ہے اسے یاد نہ رکھتا ہو۔
(سیر اعلام النبلاء ۸/۶۷)

تقلید سے روکا جائے جو نص کے خلاف ہو

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں

ہر وہ چیز جسے میں کہوں اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث میرے قول کے خلاف ہو تو وہ (اتباع اور ماننے کی) زیادہ حقدار ہے اور تم میری تقلید نہ کرنا۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۰/۳۳)

امام احمد کہتے ہیں

لَا تُقَلِّدْنِی وَلَا تُقَلِّدْ مَالِکاً وَلَا الشَّافِعِیَ وَلَا الْأَوْزَاعِیَّ وَلَا الثَّوْرِیَّ
وخُذْ مِنْ حَیْثُ أَخَذُوْا

نہ میری تقلید کرو، نہ امام مالک کی، نہ امام شافعی کی، نہ امام اوزاعی کی اور نہ امام سفیان ثوری کی، بلکہ تم وہاں سے مسائل اخذ کرو جہاں سے انہوں نے اخذ کیے ہیں۔
(ابن القیم فی الأعلام : ج ۲ ص ۳۰۲، ایقاظ الھمم ۱۱۳)

إِذَا وَجَدْتُمْ فِی کِتَابِی خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللَّہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُولِ الله صَلَّی اللَّہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ودَعُوْ مَا قُلْتُ

جب تم میری (کسی) کتاب میں کوئی ایسی بات پاؤ جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہو تو میری بات چھوڑ دو۔
(المجموع للنووی ۱/۶۳، ابن القیم ۲/۳۶۱)

(وفِیْ رِوَایةٍ)) فَاتَّبِعُوهَا ولَا تَلْتَفِتُوا إِلَی قَوْلِ أَحَدٍ

(اور ایک روایت میں ہے) کہ ایسے موقعہ پر تم سنت کی اتباع کرو اور کسی دوسرے کے قول کی طرف متوجہ نہ ہونا۔
(ابن حبان ۳/۲۸۴، الحلیة لأبی نعیم ۹/۱۰۷)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

إذَا قُلْتُ قَوْلاً یُخَالِفُ کِتَابَ اللّٰہِ تعالیٰ و خَبَرَ الرَّسُولِ صَلَّی اللَّہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاتْرُکُوْا قَوْلِی

''جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو، تو میری بات کو چھوڑ دینا'' (الفلانی فی أیقاظ الھمم :ص ۵۰)

دہلوی رحمہ اللہ کہتے ہیں

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا؟ جب آپ کوئی بات کہیں اور اللہ کی کتاب اس کے خلاف ہو (تو کیا کیا جائے)؟
تو انہوں نے جواب دیا: میرے قول کو اللہ کی کتاب کی وجہ سے چھوڑ دو۔ پھر کہا گیا اگر اللہ کے رسول ﷺ اس کے خلاف ہو تو؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے قول کو اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث کی وجہ سے چھوڑ دو۔ پھر کہا گیا اگر صحابہ کے قول کے خلاف ہو تو؟ انہوں نے جواب دیا: میرے قول کو صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول آنے کی وجہ سے چھوڑ دو۔ (عقد الجید للدھلوی)

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطِی وَ أُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِی رَأْیِی
فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْہُ
وَکُلُّ مَا لَمْ یُوَافِقُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُکُوْہُ

''میں تو بس ایک انسان ہوں، مجھ سے (اجتہاد میں) غلطی بھی ہوتی ہے اور میری بات صحیح بھی ہوتی ہے، اس لئے تم میری رائے پر غور کرو، چنانچہ جو کچھ قرآن وسنت کے مطابق ہوا سے قبول کرلو اور جو قرآن وسنت کے مطابق نہ ہوا سے ترک کردو'' (ابن عبد البر فی الجامع : ج ۲ ص ۳۲)

لا ادری (میں نہیں جانتا)

ہیثم بن جمیل کہتے ہیں
امام مالک سے اڑتالیس/۴۸ مسئلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ان میں سے بتیس/۳۲ مسئلوں کے بارے میں کہا ''لا ادری (میں نہیں جانتا)۔
ابن وھب کہتے ہیں
اگر میں چاہتا کہ امام مالک کا ''لا ادری'' (میں نہیں جانتا) کہنے سے تختیوں کو بھروں تو میں ایسا کر لیتا۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۰۸/۸)

غلطی سے رجوع کرنا

ابوحنیفہ نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے کہا:

وَيْحَکَ يَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ أَبُوْ يُوْسُفَ) لَا تَکْتُبْ کُلَّ مَا تَسْمَعُ مِنِّی
فَإِنِّی قَدْ أَرَی الرَّأْیَ الْيَومَ وَأَتْرُکُهُ غَدَاً
وَأَرَی الرَّأْیَ غَدَاً وَأَتْرُکُهُ بَعْدَ غَدٍ

''اے یعقوب (ابو یوسف) اللہ تم پر رحم کرے، جو کچھ مجھ سے سنتے ہو سب مت لکھ لیا کرو، کیوں کہ میرا معاملہ یہ ہے کہ آج میری ایک رائے ہوتی ہے اور کل میں (کسی بنیاد پر) اس کو چھوڑ دیتا ہوں ہوں، پھر کل ایک رائے ہوتی ہے اور تیسرے دن اسے ترک کر دیتا ہوں'' (ابن عابدين في حاشية على البحر الرائق: ج٦ ص٢٩٣)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا
ہر مسئلہ جسے میں نے سنت کے خلاف کہا ہو تو میں اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس سے رجوع کرتا ہوں۔ (الخطيب في الفقيه والمتفقه)

بلا دلیل فتوی لینا یا دینا

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا:

لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّأْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ أَخَذْنَاهُ

''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ میرے قول کو اختیار کرے جب تک کہ اسے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ قول میں نے کہاں سے لیا ہے''
(ابن عابدين في حاشية على البحر الرائق: ج٦ ص٢٩٣، رسم المفتي ص ٢٩، ٣٢، الميزان للشعراني ١/٥٥)

ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا
جو میری دلیل نہ جانے اسے میرے کلام کے ذریعہ سے فتویٰ دینا حرام ہے، یقیناً میں ایک انسان ہوں ہم آج ایک بات کہتے ہیں اور کل ہم اس سے رجوع کر لیتے ہیں۔
(الانتقاء: ابن عبدالبر: ۴۵، اعلام الموقعین: ابن قیم ۳۰۹/۲، حاشیہ ابن عابدین ۲۹۳/۶)

بدعت سے بچنا

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا
بندہ اللہ سے شرک کے علاوہ ہر گناہ لے کر ملے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ خواہشات میں سے کوئی چیز لے کر اس سے ملے۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۶/۱۰)

کرامتیں اور بدعتی حضرات

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا
جب تم کسی آدمی کو پانی پر چلتے ہوئے اور ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھو تو اس سے دھوکہ نہ کھانا یہاں تک کہ تم اس کے اعمال کو کتاب وسنت پر پیش کر لو۔
(البدایہ والنھایہ ج۱۳ ص۲۱۷)

یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے شافعی رحمہ اللہ سے کہا: کہ ہمارے ساتھی لیث کہتے ہیں ''اگر تم کسی بدعتی کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھو تو میں اسے نہ قبول کروں؟ تو انہوں نے

کہا: انہوں نے تو بہت ہی معمولی بات کہی، اگر میں اسے ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھوں تو بھی میں اسے نہ قبول کروں۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۰/۲۳)

کس کا قول حجت ہے؟

احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اوزاعی کی رائے، مالک کی رائے اور سفیان کی رائے سب کی صرف رائے ہے اور وہ میرے نزدیک برابر ہے، یقیناً حجت (دلیل) تو آثار (حدیثوں) میں ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر)

مالک فرماتے ہیں

نبی ﷺ کے علاوہ ہر ایک کی بات لی جاسکتی ہے اور چھوڑی بھی جاسکتی ہے۔ (ابن عبدالبر فی الجامع ج۲ص۹۱)

قلت اور کثرت

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اللہ کے رسول ﷺ کے علاوہ کسی کا قول حجت نہیں گرچہ وہ زیادہ ہو ہی قیاس میں نہ ہی کسی اور چیز میں یا جو کچھ بھی ہو سوائے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی قابل تسلیم ہے۔ (الانصاف للدھلوی)